Date:

آپؐ انفرادی زندگی کے لئے کیسے ایک بہترین نمونہ ہیں؟

تعارف

انسانی تاریخ میں بے شمار شخصیات گزری ہیں لیکن رسول کی سیرت ایسی جامع اور کامل ہے جو زندگی کے ہر پہلو کے لئے مشعل راہ ہے آپؐ نے اپنی زندگی میں ایسے اوصاف اپنائے جو عام انسان سے لیکر حکمرانوں تک سب کیلئے نمونہ ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ فرماتا ہے

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (33:21)

"بیشک رسول کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔"

انفرادی زندگی کیلئے نمونہ

آپؐ کی زندگی ہر لحاظ سے مسلمانوں کیلئے ایک بہترین نمونہ ہے۔

(1) خاندانی زندگی اور رشتے:

آپؐ نے بطور شوہر، باپ، نانا اور خاندانی فرد محبت، ذمہ داری اور مساوات کا عملی نمونہ پیش کیا۔

مثال: آپؐ گھر کے کاموں میں حصہ لیتے، اپنے کپڑے خود سیتے، بکری کا دودھ نکالتے، اور جھاڑو دیتے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ گھر میں عام انسان

کی طرح مدارا کام کرواتے۔ آپؐ اپنے نواسوں سے بے حد محبت کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپؐ سجدے میں گئے تو حضرت حسینؓ آپؐ کی پشت مبارک پر بیٹھ گئے۔ آپؐ نے سجدہ لمبا کر دیا تاکہ بچہ کھیل کر خود ہی اتر جائے۔

یہ انسان کے لئے بہترین نمونہ ہے کہ گھریلو زندگی میں ذمہ داریاں نبھانا، بیوی بچوں سے پیار کرنا اور ان کے ساتھ وقت گزارنا ضروری ہے۔

12) دیانتداری اور امانت:

رسولؐ کی دیانتداری ایسی تھی کہ نبوت سے پہلے ہی مکہ کے لوگ آپؐ کو **الصادق** اور **الامین** کہتے تھے۔ یہ انسان کو سکھاتا ہے کہ ذاتی زندگی میں ایمانداری سے کردار سازی ہوتی ہے اور سکون ملتا ہے۔

حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کو اپنا سامان دے کر بھیجا تجارت کے لیے۔ آپؐ نے نہایت امانت داری اور دیانت داری سے کاروبار کیا۔ حضرت خدیجہؓ آپؐ کی دیانتداری کی گرویدہ ہو گئیں اور آپؐ کو نکاح کا پیغام بھیجا۔

13) رحمدلی اور شفقت:

آپؐ کو قرآن پاک میں رحمت اللعالمین کہا گیا کیونکہ آپؐ سب کے لیے رحمت کا باعث ہیں۔ آپؐ کمزوروں، دشمنوں اور جانوروں تک کے ساتھ رحم سے پیش آئے جس سے ہمدردی اور جذباتی مضبوطی کا سبق ملتا ہے۔

Date:

جب آپؐ نے مکہ فتح کیا تو قریش نے آپؐ پر ظلم کیے تھے
قتل کے منصوبے بنائے تھے۔ بے عزتی اور ہجرت پر مجبور کیا تھا
لیکن ان سب کے باوجود فتح کے دن آپؐ نے سب کو معاف کر دیا۔
اور فرمایا "جاؤ تم سب آزاد ہو" اس رحمدلی سے
بہت سے دشمن اسلام میں داخل ہوئے جیسے ابوسفیان۔
یہ آپؐ کی عظیم رحمدلی کا ثبوت ہے۔

قرآن میں آتا ہے:
"اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے
رحمت بنا کر" (القرآن)

(4) سماجی کارکن:
رسولؐ کی سیرت نہ صرف دین کی اصلاح کرتی ہے بلکہ
معاشرتی اصلاح، غریبوں کی مدد، یتیموں کی کفالت
اور بے سہارا لوگوں کی مدد کی بھی ترغیب دیتی ہے۔

آپؐ نے فرمایا:
"لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو دوسروں کے فائدہ مند ہو"
ایک امریکی عالم فلکیات مائیکل ہارٹ اپنی کتاب "The 100"
میں آپؐ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:
"آپؐ مذہبی اور دنیاوی اعتبار سے بہت
کامیاب اور عظیم ہیں"

بطور عوامی شخصیت:
آپؐ ہمیشہ لوگوں کے درمیان رہتے تھے بالکل عام

انسان کس طرح زندگی گزارے۔ کوئی پروٹوکول نہیں لیتے تھے
بلکہ عوام کے دکھ درد میں شریک رہتے تھے۔ جس سے سادگی کا
سبق ملتا ہے۔
آپ جب کسی مجلس میں بیٹھتے تو کوئی پہچان نہ پاتا کہ کون
رسول ہے کیونکہ آپ عام لوگوں کیطرح سب کے درمیان
بیٹھتے۔
آپ نے فرمایا
"تمہارا سردار وہ ہے جو تمہاری خدمت کرے"

(۵) **صبر اور استقامت:**
آپ کی زندگی سے ثابت قدمی کا سبق ملتا ہے۔ آپ نے
اپنی زندگی میں بڑی مشکلات کا سامنا کیا لیکن ہمیشہ
صبر سے کام لیا جو ذاتی مصائب میں صبر و استقامت کہلاتا ہے۔
عام الحزن کے سال میں آپ نے اپنے پیارے چچا اور
حضرت خدیجہ کو کھو دیا لیکن ثابت قدم رہے اور طائف گئے
وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی انہوں نے پتھر مارے
آپ زخمی ہو گئے لیکن بددعا نہیں دی بلکہ فرمایا:
**"اے اللہ! میں تیری طرف اپنی کمزوری کی شکایت
کرتا ہوں۔ انہیں ہدایت دے کہ وہ نادان ہیں"**
اس رات آپ کو معراج کا تحفہ ملا جو آپ کے صبر کا
صلہ تھا۔

(۶) **عدل و انصاف:**

آپؐ نے ہر حال میں انصاف کو برقرار رکھا اور لوگوں کو
بھی اس کی تلقین کی کہ چاہے اپنے ہوں یا غیر انصاف
کو ہمیشہ برقرار رکھو۔
ایک بار ایک عورت جو قبیلہ بنی مخزوم سے تھیں انہوں نے چوری
کی قریش کے لوگوں نے اسکی سفارش کی کہ اسے سزا نہ دی
جائے کیونکہ وہ ایک معزز خاندان سے تھیں۔ آپؐ نے فرمایا:
"لوگ اس لئے تباہ ہوئے کہ وہ اپنے اشرافیہ کو سزا نہ دیتے تھے
اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اسکا ہاتھ بھی کاٹ دیتا"
اس سے آپؐ کا انصاف اور قانون کی برابری کا اصول
واضح ہوتا ہے۔

(۵) شکر گزاری اور قناعت:

آپؐ ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتے تھے چاہے وسائل
کم ہوں یا زیادہ ہمیشہ شکر ادا کرتے تھے۔
ایک بار آپؐ کے گھر میں کئی دن آگ نہ جلی اور کھانا
پکانے کو کچھ نہ تھا آپؐ اور آپکے اہل خانہ نے صرف
کھجوروں اور پانی پر گزارا کیا اس کے باوجود آپؐ نے
کبھی شکایت نہیں کی بلکہ شکر ادا کیا۔
اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ جو کچھ ہے اس پر اللہ کا شکر
ادا کریں اور زیادہ کی حرص نہ کریں اور چھنے سے
کی شکایت نہ کریں بلکہ صبر کریں۔
قرآن میں آتا ہے کہ:
"اور تمہارا رب کہتا ہے کہ اگر تم شکر ادا

Day: Date:

تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بہت سخت ہے۔

19) **غصے پر قابو پانا:**

آپ ﷺ کبھی بھی غصے میں بے قابو نہیں ہوئے بلکہ حلم سے کام لیا۔

ایک بار ایک بدو نے آپ ﷺ کے کپڑوں سے کھینچ کر آپ ﷺ سے سخت لہجے میں بات کی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے کندھے پر نشان پڑ گئے۔ آپ ﷺ نے غصہ کرنے کے بجائے مسکرا کر اس سے نرمی سے بات کی اور اسکی ضرورت پوری کی۔

آپ ﷺ نے فرمایا

"طاقتور وہ نہیں جو کشتی میں جیت جائے بلکہ وہ ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھے۔"

اس سے انسان کو سبق ملتا ہے کہ کبھی بھی غصے میں بے قابو نہ ہوں۔

20) **عفت و عصمت:**

آپ ﷺ سب سے زیادہ حیادار اور پست نگاہ تھے۔ آپ ﷺ کو کوئی بات ناگوار گزرتی تو چہرے سے پتہ لگ جاتا لیکن کسی کے چہرے پر اپنی نظریں نہیں گاڑتے تھے نگاہ پست رکھتے تھے۔

اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو حیادار ہونا چاہیے۔ اور اس کی کردار سازی میں یہ کردار ادا کرتا ہے۔

Day:
Date:

حاصلِ کلام

آپ ﷺ کی سیرت ہر انسان کے لیے ہر شعبہ میں رہنمائی کا سرچشمہ ہے
آپ نے اپنی ذات سے یہ بات ثابت کی کہ دینِ اسلام محض
عبادات کا نام نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے
قرآن مجید نے آپ کے اخلاق کو یوں بیان کیا۔

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ (68:4)

بے شک آپ عظیم اخلاق کے مالک ہیں۔

آپ کی سیرت کو اپنانے سے دنیا و آخرت کی کامیابی کا
راستہ ہے۔